بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۸/۱۳ | ۹ فتح ۱۳۳۸ ہش ۹ دسمبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۹۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

بلوہ ۸ دسمبر بوقت پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی مگر شام کو کچھ اعصابی ضعف کی شکایت ہو گئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت نہایت التزام کے ساتھ اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں تا وہ قادر خدا اپنی خاص قدرت سے حضور کو کامل شفا عطا فرمائے آمین ثم آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۸ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہو رہی ہے۔ صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی

اب جلسہ انشاء اللہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء کو ہوگا

جماعت احمدیہ کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے اب ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کی بجائے جلسہ سالانہ انشاء اللہ ۲۲، ۲۳، ۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ہوگا۔ حضور نے فرمایا ہے ہمارا جلسہ تو خالصۃً مذہبی جلسہ ہے لیکن چونکہ ان ایام میں بالخصوص ملک بھر میں لوگ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات میں مصروف ہونگے اس لئے جماعت کے مشورے کے مطابق یہ تبدیلی منظور کی جاتی ہے۔

بنیادی جمہوریتوں کا قیام ملک کے آئینی نظام اور اس کی ترقی و استحکام کے حق میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ دیگر برادران وطن کے دوش بدوش حکومت کے اس تجربے کو جس کے ساتھ ملک کی فلاح و بہبود وابستہ ہے کامیاب بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔

ان استثنائی حالات میں حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے۔ اب انشاء اللہ جلسہ سالانہ

۲۲-۲۳-۲۴ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار

ہوگا۔ احباب مطلع رہیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

نہ صرف اپنے بھائیوں سے بلکہ دوسروں سے بھی محبّت ہمدردی اور شفقت کا سلوک کرو

یہی وہ رُوح ہے جس سے جماعتیں زندہ رہتیں اور ترقی کرتی ہیں

جو دوسرے کے حق میں نیکی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بھی نیکیوں کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق دیتا ہے

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۵۶ء - بمقام احمدیہ مسجد مری

یہ خطبہ صیغہ زودنویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے ——— (خاکسار انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ محض ہمارا انعام ہے کہ ہم نے لوگوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں

ایک دوسرے کی محبّت

پیدا کر دی ہے اگر یہ انعام ہماری طرف سے نہ ہوتا تو خواہ تم کتنا بھی خرچ کرتے لوگوں کے قلوب میں ایسی محبت پیدا نہ کر سکتے (انفال ع ۸) یہ آیت بتاتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کا محبت رکھنا یا آپ کی وفات کے بعد جو بھی اسلام کا مرکز ہو اس سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے۔ اسی طرح بھائیوں بھائیوں کی جو آپس میں محبت ہو یہ بھی انسان کے ایمان کی علامت ہے اور یہ کہ یہ محبت محض اللہ تعالیٰ کی دین سے پیدا ہوتی ہے۔ دنیوی اموال سے پیدا نہیں ہوتی۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کر کے اور پھر ایک مرکز بنا کر ایک نئے سرے سے اس آیت پر عمل کرنے کا ہماری جماعت کے لئے موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کو اس پر عمل کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

کہ یہ ہمارا احسان ہے۔ کہ ہم نے مومنوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کر دی ہے۔ اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا کر دی ہے۔ ہمیں اس قسم کے نظارے بھی نظر آتے ہیں کہ نہ صرف مومنوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت ہوتی ہے بلکہ جو مومن نہیں اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں بھی مومنوں کی محبت پیدا کر دیتا ہے جب

احزاب کی جنگ

ہوئی۔ تو ایک عرب سردار نعیم بن مسعود اشجعی جو اسلام لا چکے تھے۔ لیکن کفار کو ابھی اس کا علم نہیں تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ اور کہنے لگے میں چاہتا ہوں۔ کہ اس موقع پر کوئی خدمت کروں۔ آپ مجھے اجازت دیں۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں اجازت ہے۔ چنانچہ اس کے بعد وہ یہودیوں کے پاس گئے اور انہیں کہنے لگے۔ تمہیں پتہ ہے میں عربوں کا سردار ہوں اور ان کی مجالس میں ہمیشہ شامل ہوتا ہوں میں تمہیں یہ بتانے آیا ہوں کہ قریش سمجھتے ہیں کہ یہودیوں نے ہم سے غداری کرنی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ستر آدمی چن کر انہیں ضمانت کے طور پر دے دو تاکہ اگر تم غداری کرو۔ تو وہ انہیں قتل کر دیں۔ میں تمہیں

یہ مشورہ دینے آیا ہوں

کہ اگر وہ تم سے یہ مطالبہ کریں تو تم بھی کہنا کہ تم اپنے ستر آدمی ہمیں دے دو تاکہ اگر تم غداری کرو۔ تو ہم انہیں مار سکیں۔ اور اگر وہ صرف تم سے مطالبہ کریں اور اپنے ستر آدمی تمہارے حوالے نہ کریں۔ تو تمہیں سمجھ لینا چاہئیے کہ ان کی نیت خراب ہے۔ اور وہ تمہارے ساتھ ضرور غداری کریں گے اس کے بعد وہ عربوں کے پاس پہنچا۔ اور اس نے ان کے کان میں یہ بات ڈالی کہ یہودی مدینہ میں رہتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر ہی اندر مل چکے ہیں۔ وہ تمہارے ساتھ غداری کرنے والے ہیں اس کا علاج یہی ہے کہ تم ان سے ستر آدمی ضمانت کے طور پر مانگو تاکہ اگر وہ غداری کریں تو تم ان کو قتل کر سکو چنانچہ اس مشورہ کے مطابق عربوں نے یہودیوں کی طرف پیغام بھجوا دیا۔ کہ بے شک تم اس وقت ہمارے ساتھ ہو۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ تم کسی وقت غداری کرو اس لئے پہلے اپنے ستر آدمی ہمارے حوالے کرو۔ تاکہ اگر تم غداری کرو تو ہم سزا دے سکیں۔ انہوں نے جواب بھجوا دیا۔ کہ پہلے تم اپنے ستر آدمی ہمارے حوالے کرو تاکہ اگر تم غداری کرو تو ہم انہیں سزا دے سکیں۔ اس سے قریش کو یقین آ گیا۔ کہ یہودیوں کے دلوں میں بدنیتی ہے۔ اور یہود کو قریش پر بدظنی ہو گئی۔ جب دونوں میں پھوٹ پڑ گئی تو عربوں نے سوچا۔ کہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ تھا۔ کہ جس طرف یہود ہیں۔ اس طرف سے ہم مدینہ میں داخل ہو جائیں۔ مگر اب تو یہود بھی بدنیت ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب ہماری کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔ اب ہمیں واپس چلنا چاہئیے۔ چنانچہ رات کو انہوں نے واپسی کا فیصلہ کیا۔ اور ایسا خفیہ فیصلہ کیا کہ بڑے بڑے افسروں کو بھی اس کی اطلاع نہ ہوئی۔ ابو سفیان جو عربوں کا سردار تھا۔ اس کو بھی انہوں نے نہ بتایا ساتھ ہی ان کے دلوں میں یہ خیال بھی پیدا ہو گیا کہ مسلمانوں نے آج ہم پر شبخون مارنا ہے چنانچہ راتوں رات انہوں نے خیمے اکھیڑے اور بھاگنا شروع کر دیا۔ ابو سفیان رات کو اٹھا۔ تو وہ حیران ہو کر کہنے لگا۔ کہ خیمے کہاں گئے۔ کسی نے کہا کہ سارے قبیلے بھاگے جا رہے ہیں۔ کہنے لگا عجیب ہے۔ مجھے کسی نے بتایا ہی نہیں۔ اس کے بعد وہ خود بھی بھاگ کھڑا ہوا۔ مگر اس قدر گھبرایا ہوا تھا۔ کہ اونٹنی پر سوار ہو کر اسے ایڑیاں مارنے لگ گیا۔ حالانکہ وہ بندھی ہوئی تھی۔ اور دُم کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا۔ آخر کسی نے کہا۔ کہ کیا کر رہے ہو۔ اونٹنی تو ابھی بندھی ہوئی ہے اور تم دُم کی طرف منہ کر کے بیٹھے ہو۔ جب صبح ہوئی۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو آواز دی اور فرمایا کوئی ہے۔ حذیفہ ایک صحابی تھے وہ کہتے ہیں۔ میں بول پڑا۔ اور میں نے کہا

یا رسُول اللہؐ

میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تم نہیں کوئی اور۔ مگر اس رات اتنی سخت سردی پڑی تھی کہ صحابہؓ کہتے ہیں۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سن رہے تھے۔ مگر ہمارے اندر بولنے کی طاقت نہیں تھی۔ کیونکہ ہماری ہڈیاں اس وقت برف کی طرح ہوئی تھیں۔ پھر دوبارہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ہے۔ اس پر پھر وہی صحابی بولے کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں آپ نے فرمایا تم نہیں کوئی اور۔ صحابہؓ پھر کہتے ہیں کہ ہم اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز سُن رہے تھے۔ مگر سردی اتنی شدید تھی کہ ہمارے اندر جواب دینے کی ہمت نہیں تھی۔ پھر تیسری بار رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہی بات پوچھی۔ اور اس صحابیؓ نے پھر کہا کہ یا رسُول اللہ میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تم جاؤ اور دیکھو کہ دشمن کا کیا حال ہے۔ وہ باہر گیا۔ اور واپس آ کر کہنے لگا۔ کہ یا رسول اللہؐ! دشمن کا

نام و نشان بھی نہیں ہے۔ سب بھاگ گئے ہیں تو دیکھو ایک آدمی جو دشمنوں میں سے تھا اس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے

مسلمانوں کی محبت

پیدا کر دی۔ اور اس نے ایک ایسی تدبیر کی۔ جس کے نتیجہ میں دشمنوں میں پھوٹ پڑ گئی۔ ہمارے ہاں بھی فساد کے دنوں میں بعض لوگوں نے جو ہمارے دشمن تھے بڑی بڑی قربانیاں کر کے احمدیوں کو بچانے کی کوشش کی ہے جس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کی فطرت کو پاکیزہ بنایا ہے یہ بالکل درست ہے

غرض اللہ تعالیٰ نے یہ

ایک برکت

رکھی ہوئی ہے کہ مومنوں کے دلوں کو وہ آپس میں جکڑ دیتا ہے۔ اور مومنوں کے دلوں میں اپنے رسول کی محبت پیدا کر دیتا ہے۔

میور اسلام کا شدید ترین دشمن ہے مگر وہ بھی مسلمانوں کی فدائیت اور ان کی قربانی کے جذبہ کو تسلیم کرنے سے نہیں رہ سکا۔ احزاب میں دشمن کا لشکر چوبیس ہزار تھا۔ مگر وہ گھٹا کر پندرہ سولہ ہزار بتاتا ہے۔ اور مسلمانوں کی تعداد صرف بارہ سو تھی۔ مگر وہ اسے بڑھا کر دس ہزار بتاتا ہے۔ اور پھر لکھتا ہے کہ حیرت آتی ہے کہ اتنا زبردست لشکر جمع ہوا۔ اور پھر بھی وہ شکست کھا گیا۔ اس کے بعد وہ اس پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

اصل بات یہ ہے

کہ مکہ والوں اور یہود سے ایک غلطی ہو گئی۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے یہ اندازہ نہیں لگایا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکر والوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنی محبت ہے۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی طرح خندق کو عبور کر جائیں۔ یہ خندق جو چند دنوں میں کھودی گئی زیادہ سے زیادہ دو اڑھائی گز چوڑی ہو گی۔ اور گھوڑے بعض اوقات چار چار گز تک بھی چھلانگ لگا لیتے ہیں پس اس خندق کو عبور کرنا ان کے لئے کوئی مشکل نہیں تھا۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ ان کے گھوڑے اس خندق پر سے کود جاتے۔ مگر ان سے غلطی یہ ہوئی کہ وہ سیدھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف جاتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اگر ہم نے ان کو مار لیا تو سب کو مار لیا لیکن جس وقت وہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیمہ کی طرف رُخ کرتے تھے مسلمان پاگل ہو جاتے تھے۔ اور وہ

بھیڑوں اور بکریوں کی طرح اپنا سر کٹانے کے لئے آگے نکل آتے تھے۔ چنانچہ باوجود جیتنے کے کفار کو اپنے گھوڑے دوڑا کر واپس آنا پڑتا تھا۔ بلکہ بعض دفعہ ان کے گھوڑے بھی اس خندق میں گر جاتے تھے پس

انہوں نے غلطی یہ کی

کہ وہ سب سے پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرتے تھے۔ حالانکہ مسلمانوں کے دلوں میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اتنا عشق تھا کہ اس موقعہ پر ان کا بچہ بچہ مقابلہ کے لئے نکل کھڑا ہوتا تھا۔ یہ وہ محبت تھی۔ جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی تھی۔ اور پھر ان کی جو آپس میں محبت تھی اس کا نمونہ بھی ہمیں ان لوگوں میں نظر آتا ہے۔ بلکہ ہم میں بھی جو مومن ہیں وہ بھائیوں کی طرح آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ گو بعض ایسے بھی نالائق ہیں جو کہیں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ تو باقی بھائیوں سے لڑنے لگ جاتے ہیں۔ زیادہ تر ہمیں تاجروں میں یہ نقص نظر آتا ہے۔ ان کے پاس ہی کسی اور بھائی کی دوکان ہو۔ تو وہ اس کو گرانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یا پھر ملازمتوں میں ترقی کا سوال ہو۔ تو بعض دفعہ ایک بھائی اپنے دوسرے بھائی کے مقابلہ میں کھڑا ہو جاتا ہے۔ گو ایسے بھی مخلص پائے جاتے ہیں۔ جو دوسروں کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار رہا کرتے ہیں۔

مجھے یاد ہے

ایک بہت بڑے عہدہ کے لئے ایک دفعہ دو احمدیوں میں مقابلہ ہو گیا۔ ایک کو خیال تھا۔ کہ مجھے عہدہ ملے۔ اور دوسرا چاہتا تھا کہ میں اس عہدہ پر جاؤں۔ ایک دن ان دونوں میں سے ایک شخص کی بیوی مجھے ملنے کے لئے آئی اور کہنے لگی دعا کریں کہ دونوں میں سے کسی ایک کو یہ عہدہ مل جائے۔ میں نے سمجھا کہ اس کے دل میں

حقیقی ایمان

پایا جاتا ہے۔ اور یہ سمجھتی ہے کہ گو میرا خاوند اس بات کا مستحق ہے کہ اُسے یہ عہدہ ملے۔ لیکن اگر اسے نہیں ملتا۔ تو بہرحال یہ عہدہ دوسرے احمدی کو ملنا چاہیئے۔ کسی اور کے پاس نہیں جانا چاہیئے۔ تو اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایسے مخلص بھی ہماری جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ جب تک یہ اخلاص قائم رہے گا۔ جماعت ترقی کرتی چلی جائے گی۔ لیکن اگر وہ بغض جو غیروں میں پایا جاتا ہے احمدیوں میں بھی پیدا ہو گیا۔ اور ان کی آپس کی محبت

جاتی رہی تو ان کی طاقت ٹوٹ جائے گی۔ جیسے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں تنازعہ نہ کرو۔ ورنہ تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ اور تمہارا رعب زائل ہو جائیگا پس ہماری جماعت کے

دوستوں کو چاہیئے

کہ وہ ہمیشہ اس امر کو یاد رکھیں کہ عارضی فائدہ کے لئے وہ کبھی اپنے بھائی کی مخالفت نہ کریں۔ کیونکہ اگر وہ آپس میں لڑے تو غیر ان کی اس مخالفت سے فائدہ اٹھالے گا اور سلسلہ کو نقصان پہنچ جائے گا۔ لیکن اگر ایک کو فائدہ پہنچتا ہے اور دوسرا محروم رہتا ہے تو وہ کہے کہ چلو مجھے اگر فائدہ نہیں ہوا تو نہ سہی سلسلہ کی طاقت تو بڑھ گئی ہے۔ پس آپس میں اس قسم کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ جس کی مثال سگے بھائیوں میں بھی نہ پائی جاتی ہو۔ صحابہ کو دیکھ لو۔

دین کے معاملہ میں

وہ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ ہمارے اصلی بھائی وہی ہیں جو ہمارے ساتھ شامل ہیں۔

ایک روز

حضرت ابوبکرؓ

گھر میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے کہ ان کا ایک بیٹا جو بعد میں مسلمان ہوا تھا کہنے لگا ابا جان احد کے موقعہ پر میں ایک پتھر کے نیچے چھپا ہوا تھا کہ آپ وہاں سے گزرے اس وقت اگر میں چاہتا تو آپ کو مار سکتا تھا مگر میں نے خیال کیا کہ اپنے باپ کو کیا مارنا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے یہ بات سنی تو فرمایا خدا

نے تجھے ایمان نصیب کرنا تھا اس لئے تو بچ گیا۔ ورنہ خدا کی قسم اگر میں تجھے دیکھ لیتا تو تجھے ضرور مار ڈالتا۔ کیونکہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کے مقابلہ میں نکلا تھا۔ اور یہ چیز ایسی تھی جو ناقابل برداشت تھی۔ پس اگر میں تجھے دیکھتا تو میں تجھے ضرور قتل کر دیتا۔ پھر دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک شخص نے ہتک کی۔ اور اس کے بیٹے کو بھی یہ خبر جا پہنچی کہ میرے باپ نے ایسا فقرہ کہا ہے۔ جو سخت گندہ اور ناپاک ہے وہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی

خدمت میں

حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ اس فقرہ کے بعد میرے باپ کی ایک ہی سزا ہے کہ آپ اسے قتل کر دیں اور غالباً آپ یہی سزا اس کے لئے تجویز کریں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں نہیں ہم نہیں چاہتے کہ اسے کوئی سزا دیں۔ تاکہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد رسول اللہ اپنے ساتھیوں کو مارتا پھرتا ہے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے باپ کی یہی سزا ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔ اور میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ اگر آپ نے اس کے قتل کا کسی اور مسلمان کو حکم دیا تو ممکن ہے میرا نفس مجھے کسی وقت دھوکا دے اور میں اپنے اس مسلمان بھائی کو دیکھ کر غصہ میں آ جاؤں اور اسے مار دوں اور اس طرح کافر ہو جاؤں۔ اس لئے یا رسول اللہ آپ مہربانی فرما کر مجھے ہی حکم دیں کہ میں اپنے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کر دوں تاکہ کبھی

مسلمان بھائی کا بغض

میرے دل میں پیدا نہ ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا کہ ہم اسے کوئی سزا نہیں

احباب کرام سے ضروری گزارش

از مکرم میر داؤد احمد صاحب مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ربوہ میں اور اسی طرح بعض اور جگہوں میں بہت سے ایسے نادار لوگ موجود ہیں جو اپنی بیماری یا عمر یا اور خاص حالات کی وجہ سے اپنا گزارہ پوری طرح مہیا نہیں کر سکتے ایسے لوگوں کو کھانے کے اخراجات کے علاوہ بستر تن کے کپڑے اور دیگر ضروری مصارف زندگی مہیا کئے جاتے ہیں۔ خاکسار اس اعلان کے ذریعہ احباب جماعت سے درخواست کرتا ہے کہ اگر آپ اس کام میں ہماری امداد کریں۔ تو یہ قومی خدمت کے علاوہ بھاری ثواب کا موجب ہو گا۔ حضور علیہ السلام نے اپنی دو انگلیاں اکٹھی کر کے اٹھائیں اور فرمایا کہ انا و کافل الیتیم کھاتین فی الجنۃ کہ جنت میں میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا اس طرح اکٹھے ہوں گے۔ لہٰذا جو احباب بستر کا کوئی حصہ۔ سوئیٹر گرم کوٹ چھوٹے بڑے یا نقدی سے امداد کر سکتے ہوں وہ خاکسار کو یا دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

دینا چاہئے اس پر وہ واپس چلا گیا مگر اس نے اپنے دل میں یہ

نیّت کر لی

کہ میں نے اپنے باپ کو مدینہ میں داخل نہیں ہونے دینا جب تک کہ اپنے فقرہ کو واپس نہ لے لے۔ چنانچہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہو گئے تو وہ جھٹ تلوار لے کر مدینہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور اپنے باپ سے کہنے لگا کہ اونٹ سے اتر۔ تو اس نے یہ الفاظ کہے تھے کہ مجھے مدینہ پہنچ لینے دو۔ پھر وہاں کا سب سے زیادہ معزز شخص یعنی وہ کمبخت خود مدینہ کے سب سے زیادہ ذلیل آدمی یعنی نعوذ باللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینے سے نکال دے گا۔ اس نے تلوار نکال لی اور اپنے باپ سے کہنے لگا۔ تم نے یہ فقرہ کہا تھا اب اونٹ سے اترو) اور جس زبان سے تم نے یہ الفاظ کہے تھے اسی زبان سے یہ کہو کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں۔ اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ اگر تو نے یہ الفاظ نہ کہے تو خدا کی قسم میں اسی تلوار سے تیری گردن اڑا دوں گا۔ باپ نے اس کی شکل پہچان کر سمجھ لیا کہ یہ بغیر اس اقرار کے مجھے مدینہ میں داخل نہیں ہونے دے گا۔ چنانچہ وہ اونٹ سے اترا اور اس نے کہا

میں اقرار کرتا ہوں

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ معزز ہیں اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں۔ جب اس نے یہ الفاظ کہے تب اس کے بیٹے نے رستہ چھوڑا اور کہا اب جاؤ جب خدا کے رسول نے تمہیں

معاف کر دیا

ہے تو میں بھی تمہیں کچھ نہیں کہتا۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ ان کے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا عشق تھا کہ جب تک اس نے پہلے فقرہ کے بالکل الٹ فقرہ نہ کہلوا لیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سب سے زیادہ معزز

ہیں اور میں سب سے زیادہ ذلیل ہوں اس وقت تک اس نے آگے مدینہ میں داخل نہ ہونے دیا۔

مجھے یاد ہے ہماری جماعت میں ایک مخلص مگر نیم پاگل شخص تھا جسے لوگ

فلاسفر کہا کرتے تھے

اصل میں وہ مداری تھا اور لوگوں کو تماشے دکھایا کرتا تھا۔ مگر چونکہ ذہین اور ہوشیار آدمی تھا لوگ اسے فلاسفر کہا کرتے تھے کبھی وہ غصے میں آجاتا تو نیم پاگل بھی ہو جایا کرتا تھا۔ جب کبھی مالی لحاظ سے اسے تنگی محسوس ہوتی تھی تو وہ لاہور چلا جاتا اور لنڈے بازار میں تماشے دکھانا شروع کر دیتا۔ ایک دفعہ وہ بازار میں پھر رہا تھا کہ کسی نے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی ہتک کر دی اس پر اسے غصہ آگیا اور اس نے اس دکاندار کو پیٹا۔ یہ دیکھ کر لوگ اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے فلاسفر کو مارنا شروع کر دیا ایک دفعہ

خواجہ کمال الدین صاحب

لاہور سے آئے تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اس شخص نے ہمیں ذلیل کر دیا ہے یہ لوگوں کو مارتا ہے اور پھر لوگ اس کو مارتے ہیں اور

جماعت کی بدنامی

ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے بلایا اور فرمایا میں نے سنا ہے کہ تم لوگوں پر سختی کرتے ہو۔ اسلام نے سختی کرنے سے منع کیا ہے اگر کوئی شخص تمہیں گالی دے تو تمہیں صبر کرنا چاہیئے۔ میں نے بتایا ہے کہ وہ نیم پاگل سا تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نصیحت کی تو وہ

بڑے جوش سے کہنے لگا

کہ بس بس رہنے دیجئے میں یہ نصیحت ماننے کے لئے تیار نہیں اگر آپ کے پیر کو کوئی شخص گالی دے تو آپ اس سے مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور میرے پیر کو کوئی گالی دے تو آپ کہتے ہیں صبر کرو۔ میں اس کے لئے تیار نہیں ہوں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی شخص گالی دیتا ہے تو آپ کو غصہ آجاتا ہے۔ مگر جب میرے پیر کو کوئی گالی دیتا ہے تو آپ کہتے ہیں صبر کرو یہ کس طرح ہو سکتا ہے غرض یہ اس کی کیفیت تھی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہ مقدمہ ہوا جس میں عدالت نے آپ کو جرمانہ کی سزا دی تھی تو گو میں اس وقت چھوٹا تھا مگر مجھے یاد ہے کہ وہ فیصلہ والے دن پتھر اٹھائے پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے یہ پتھر چھپا کر عدالت میں لے جانا ہے اور اگر مجسٹریٹ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سزا دی تو میں نے اسے زندہ نہیں چھوڑنا اسی پتھر سے اس کا سر پھوڑ دینا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا علم ہوا تو آپ نے کچھ دوست مقرر کر دیئے جنہوں نے اس کو پکڑ لیا اور آپ نے فرمایا جب تک ہم عدالت سے باہر نہ آجائیں اور پھر گھر نہ پہنچ جائیں اس کو نہ چھوڑا جائے مگر

اس کی یہ حالت تھی

کہ وہ کانپتا تھا اور کہتا تھا کہ مجھے چھوڑ دو میں نے اسے آج مار کر چھوڑنا ہے۔ تو جب بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی شخص آتا ہے اس کی محبت لوگوں کے دلوں میں پیدا کر دی جاتی ہے اور اس کی جماعت کی یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ آپس میں محبت رکھتے ہیں۔ جب یہ محبت ختم ہو۔ سمجھ لو کہ تمہارا ایمان بھی ختم ہو گیا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے دل میں یہ محسوس نہیں کرتا کہ اگر کسی احمدی پر ظلم ہو تو میں اپنی جان دے کر بھی اس کو بچانے کی کوشش کروں گا۔ تو اس کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کا ایمان کمزور ہے۔ اگر ملازمتوں میں ترقی کا سوال آتا ہے اور تم سمجھتے ہو کہ افسر تمہاری طرف ہے لیکن اگر تمہیں حق ملے تو تمہارے دوسرے بھائی کی حق تلفی ہوتی ہے تو جب تک تم پورا زور نہ لگاؤ کہ اسے اس کا حق مل جائے اس وقت تک تم سچے مومن نہیں کہلا سکتے۔ کیونکہ ایمان کامل کی علامت ہی یہی ہے کہ دل ایک دوسرے کی محبت سے پُر ہوں اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے کہ ہم نے تمہارے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے اور تم میں باہم محبت اور اخوت پیدا کر دی ہے۔ اور یہ ایسی چیز ہے کہ اگر تم ساری دنیا کے اموال خرچ کر کے بھی اسے حاصل کرنا چاہتے تو نہ کر سکتے۔

حقیقت یہ ہے

کہ جب کسی قوم میں یہ خوبی پیدا ہو جائے کہ اس کے افراد ایک دوسرے کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور انہیں اپنے مفاد سے اپنے بھائیوں کا مفاد زیادہ عزیز ہو تو اس کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا وہ تھوڑے ہوتے ہوئے بھی دوسروں پر غالب آجاتے ہیں اور کمزور ہوتے ہوئے بھی بڑے بڑے طاقتوروں کو جھکا دیتے ہیں۔......

قادیان میں ایک دفعہ سکھوں نے حملہ کیا جن کے مقابلہ کے لئے مدرسہ احمدیہ کے لڑکے پہنچ گئے۔

میر محمد اسحٰق صاحب رضی

جو اس وقت مدرسہ کے افسر تھے وہ بھی وہاں جا پہنچے۔ میں نے حکم دے دیا تھا کہ کوئی احمدی ان سے نہ لڑے۔ مگر سکھوں نے حملہ کر دیا اس پر لڑکے آخر لڑکے ہی ہوتے ہیں انہوں نے بھی ان کا مقابلہ شروع کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہی سکھوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سنایا کرتے تھے کہ ایک سکھ جو بڑے لمبے قد کا تھا اور مجھ سے بھی ایک فٹ اونچا تھا اور جو خود ایک فوجی خاندان میں سے تھا اور اس کا باپ اور بھائی بھی فوج میں ملازم تھے ڈر کے مارے بھاگتا چلا آرہا تھا اور اس کے پیچھے مدرسہ احمدیہ کا ایک چھوٹا لڑکا تھا۔ جس نے اپنے ہاتھ میں صرف ایک کانا پکڑا ہوا تھا۔ میرے قریب پہنچ کر وہ سکھ بڑی لجاجت سے مجھے کہنے لگا کہ مولوی صاحب میری اس لڑکے سے جان بچائیے مجھے اس وقت حیرت ہوئی کہ یہ لڑکا اس کی ٹانگ سے بھی چھوٹا ہے اور اس نے ہاتھ میں صرف ایک کانا پکڑا ہوا ہے مگر یہ اتنا ڈر رہا ہے کہ اس کے حواس بھی بجا نہیں اور سمجھتا ہے کہ میری جان خطرہ میں ہے۔ بہر حال میں نے اس لڑکے کو روک دیا کہ جانے دو۔ تو

جب ایمان پیدا ہوتا ہے

تو ساتھ ہی دلیری بھی پیدا ہو جاتی ہے مگر ایمان کو ہمیشہ جائز طور پر استعمال کرنا چاہیئے ناجائز طور پر نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہابیل اور قابیل کا قصہ بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ جب ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو مارنا چاہا تو اس نے کہا تو بے شک مارے میں تجھے مارنے کے لئے اپنے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ لوگوں نے اس آیت سے یہ غلط استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی مارنا چاہے تو انسان اسے نہ مارے۔ حالانکہ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ میں اس طرح ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کہ اس کے نتیجہ میں تو مر جائے یعنی میری اصل کوشش یہی ہو گی کہ تیرا حملہ دور ہو جائے گویا مومن ایسے حالات میں بھی جب کہ اس کی جان خطرے میں ہو صرف اتنا ہی چاہتا ہے کہ شر دور کر دے یہ نہیں چاہتا کہ دوسرے کو کوئی ناجائز تکلیف پہنچے۔ پس اپنے اندر ایمان پیدا کرو۔

اپنے بھائیوں کی سچی محبت پیدا کرو

اور اس امر کو اچھی طرح سمجھ لو کہ مومن وہی ہے جو دوسروں کے لئے اپنی جان دینے کے لئے بھی تیار ہو اور آپ نیچے ہو کر بھی اپنے بھائی کو اونچا کرنے کی کوشش کرتا ہو جیسے قرآن کریم میں فاستبقوا الخیرات کے الفاظ میں مومن کا یہ خاصہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اور جو ان سے نیچے ہوں ان کو کھینچ کر آگے لاتے ہیں۔ پس ہمیشہ اپنے بھائیوں سے بلکہ اگر ممکن ہو تو غیروں سے بھی

نیکی اور حُسنِ سلوک

کرو اور ان کے مفاد کو اپنے مفاد پر ترجیح دو اور انہیں اونچا کرنے اور ترقی کے میدان میں آگے نکالنے کی کوشش کرو کیونکہ جو دوسرے کے حق میں نیکی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے بھی نیکیوں کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے ؂

ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اہم نصائح

تلاوت قرآن کریم دینی معلومات اور تقاریر وغیرہ کے دلچسپ مقابلے کھیلوں کا پروگرام

ناصرات الاحمدیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۹ء کو مرکزی شعبہ ناصرات الاحمدیہ کے زیر اہتمام صبح نو بجے زیر صدارت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شروع ہوا۔ ربوہ کی ناصرات الاحمدیہ کے علاوہ متعدد بیرونی مقامات سے بھی احمدی بچیاں اپنے اس سالانہ اجتماع میں شامل ہوئیں۔

اجتماع کی کارروائی صبح ½۹ بجے جنرل معلومات کے زبانی اور تحریری امتحانات سے شروع ہوئی۔ چھوٹے گروپ یعنی ۷ سے ۱۰ سال کی بچیوں کا زبانی امتحان ہوا جس میں۔

اوّل - امۃ المصور دوم - افتخار سوم - ناصرہ دارالیمن آئیں

بڑے گروپ یعنی ۱۰ سے ۱۵ سال کی بچیوں کا تحریری مقابلہ ہوا جس میں

اوّل - زاہدہ منصورہ ہشتم - دوم دردانہ ہشتم - سوم - عتیقہ فرزانہ ہشتم آئیں۔

بڑے گروپ کی کچھ بچیوں کا امتحان زبانی بھی ہوا جس میں۔

اوّل - بشریٰ قمر - دوم - زبیدہ سوم - مریم حنا آئیں

اس کے بعد دفتر لجنہ اماء اللہ کے گراؤنڈ میں کھیلیں ہوئیں مندرجہ ذیل نے انعام لئے

دوڑ - بڑا گروپ

اوّل - اعجاز - دوم - دردانہ - سوم - بشریٰ طیبہ

چھوٹا گروپ

اوّل - حفیظہ صادقہ دوم - منصورہ شمسی سوم - امۃ الشکور

رسہ کشی

اوّل - نصرت گرلز ہائی سکول کی ٹیم۔

کھیلوں کے پروگرام کے بعد چھوٹے اور بڑے گروپ کا تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ ہوا۔ ججز کے فرائض محترمہ استانی سردار بیگم صاحبہ محترمہ استانی امۃ الرشید شوکت صاحبہ اور محترمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ نے سرانجام دئے چھوٹے گروپ میں شامل ہونے والی بچیوں میں سے ججز کے فیصلہ کے مطابق

اوّل - نفیسہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول دوم - رضیہ بیگم اور سوم امۃ القیوم رہیں بڑے گروپ میں سے اوّل - ذکیہ لاہور اور نعیمہ صدیق - دوم - حلیمہ زاہدہ اور سوم - حمیدہ احمد نگر - رہیں

بعد ازاں چھوٹے اور بڑے گروپ کا نظم کا مقابلہ ہوا - اس میں ممبرات درثمین کے اشعار زبانی پڑھتی تھیں۔

چھوٹے گروپ میں شامل ہونے والی ممبرات یہ تھیں ـــــ اس مقابلہ میں

اوّل - امۃ السلام اور عائشہ فضل عمر جونیئر ماڈل سکول - دوم امۃ الکریم اور سوم - ثریا ضیا رہیں۔

خاص انعام امۃ اللطیف لاہور نے حاصل کیا بڑے گروپ میں نظم کے مقابلہ میں ججز کے فیصلہ کے مطابق - اوّل امۃ الجمیل - دوم امۃ المنان اور سوم دردانہ رہیں۔

اس کے بعد چھوٹے گروپ کا تقریری مقابلہ ہوا ان کے لئے عنوانات نماز اور فرمانبرداری تھے فی تقریر تین منٹ وقت دیا گیا - ججز کے فیصلہ کے مطابق۔

اوّل - امۃ النصیر - دوم - ناصرہ اور سوم امۃ اللطیف لاہور رہیں - اس کے بعد پہلا اجلاس برخاست ہو گیا ـــــ بعد ازاں بیرونی نیز مقامی ناصرات الاحمدیہ کو کھانا کھلایا گیا اور نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

دوسرے اجلاس کا آغاز بڑے گروپ کے تقریری مقابلہ سے ہوا - فی تقریر ۵ منٹ وقت دیا گیا اور ان کے لئے عنوانات حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض اور پردہ تھے اس کے مقابلہ میں

اوّل - نسیم - دوم - زاہدہ - سوم - ذکیہ لاہور رہیں ـــــ اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے انعامات تقسیم کئے علاوہ مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی بچیوں کے نگرانات محمودہ ثروت صاحبہ نصرت گرلز سکول اور نور بیگم دارالیمن کو بہ حیثیت نگرانی ناصرات اچھا کام کرنے کی وجہ سے انعامات دئے گئے

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اختتامی تقریر

اس کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ نے بچیوں کو مفید نصائح سے نوازا۔ سب سے پہلے آپ نے اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہونے پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا - اور پھر بیرونی اور مقامی ناصرات الاحمدیہ کی نگرانوں کے اچھے کام کو سراہا۔ پھر آپ نے بچیوں کو آئندہ سال کے لئے چند ضروری نصائح کیں - آپ نے فرمایا ہر بچی کا شعار سچائی ہونا چاہیئے - دیگر اقوام اور مذاہب کی بچیوں سے بلند مقام حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک بچی سچائی پر قائم ہو

دوسری بات جس کی طرف بچیوں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ وہ دیانتداری ہے - دیانتداری قوم کی بچیوں کے اخلاق میں ایک بنیادی حیثیت رکھتی ہے - دیانتداری ہی ایک ایسی چیز ہے - جس کی وجہ سے بچیوں کے اخلاق میں پختگی آتی ہے۔

تیسرا اہم امر خوش اخلاقی اور حسن سلوک ہے - آپ نے بتایا کہ خوش ... اخلاقی ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے ہم دیگر اقوام اور دیگر مذاہب کے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنا سکتے ہیں - دوسرے لوگوں کے دلوں کو موہ لینا صرف اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے - جب ہم خوش اخلاق ہوں اور ہمارا سلوک دوسرے لوگوں سے بہت ہی اچھا ہو نہ صرف ایسے ملنے جلنے والوں بلکہ ہر ایک انسان سے ہم کو خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیئے - خوش اخلاقی اور حسن سلوک ہمارے مذہب کا اہم حصہ ہے اور کسی سے خوش اخلاقی سے پیش آنا گویا اپنے مذہب کی عملی تبلیغ کرنا ہے لہذا تمام بچیوں کو خوش اخلاقی اور حسن سلوک سے کام لینا چاہیئے۔

چوتھی بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ ہر بچی کو بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنی چاہیئے ناصرات الاحمدیہ کی ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ وہ ہر ایک انسان سے بلا امتیاز مذہب و ملت ہمدردی کا سلوک روا رکھے

آخر میں آپ نے مقامی اور بیرونی ناصرات الاحمدیہ کی نگرانوں کو تاکید فرمائی کہ وہ اپنے حلقہ کی ناصرات الاحمدیہ کی بہتر سے بہتر تربیت کریں اور ان کو احمدیت کے مطابق معلومات بہم پہنچائیں - رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر ایک حاکم سے ماتحتوں کے متعلق پوچھا جائے گا - کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ لہذا ہر ایک نگران اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے بچیوں کی تربیت کی طرف بہت توجہ دے - اس سلسلے میں آپ نے اعلان فرمایا کہ آئندہ سال دونوں گروپوں سے یعنی ۷ سے ۱۰ سال تک کی اور ۱۰ سے پندرہ سال بہتر کام کرنے پر انعام یا میڈل دیا جائے گا۔

آخر میں آپ نے جنرل سیکرٹری صاحبہ ناصرات الاحمدیہ کی طرف سے اجتماع میں شامل ہونے اور اسے کامیاب بنانے والی بچیوں اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا - دعا پر یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

امۃ الحمید بی اے

ہومیوپیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن کا قیام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت اور منظوری کے بعد ہومیوپیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس کا نام فضل عمر ہومیوپیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن ربوہ ہوگا۔ اس ایسوسی ایشن کے قیام کی حسب ذیل اغراض ہیں۔

۱ - ہومیوپیتھک طریقہ علاج اور اس کی افادیت سے آگاہ کرنا۔

۲ - ” ” ” ادویہ کے متعلق مزید تحقیقات کرنا

۳ - ” ” ” ہسپتال کا اجراء

۴ - ” ” ” طریقہ علاج کے متعلق دلچسپی لینے والوں کی تعلیم کا انتظام کرنا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے جو مطالبات جماعت احمدیہ سے کئے تھے ان میں ایک مطالبہ یہ بھی تھا کہ بیماریوں کے لئے ایسا طریق علاج تجویز کیا جائے جو سستا ہو - کیونکہ موجودہ ٹائم میں پیٹنٹ ادویہ اتنی مہنگی آتی ہیں کہ ان کی خرید ایک غریب آدمی کے لئے بہت مشکل ہو جاتی ہے۔ ہومیوپیتھک ادویہ نہایت سستی ہیں - اکثر اوقات جادو کا سا اثر رکھتی ہیں۔ اسلئے احباب کو ان کے استعمال سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ایسوسی ایشن کے اسوقت تک تین ممبر بن چکے ہیں علاوہ ازیں جو دوست ممبر بننا چاہیں وہ اپنے اسماء سے اطلاع دیں۔ ایسوسی ایشن کا دفتر فی الحال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کے دفتر میں ہوگا - جو دوست اپنی بیماری کے متعلق مشورہ لینا چاہیں وہ دفتر میں تشریف لا کر یا بذریعہ خط و کتابت مشورہ کر سکتے ہیں۔ ایسوسی ایشن کے عہدیداران حسب ذیل تجویز ہوئے ـــــ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر - ابو المنیر نور الحق پروفیسر جامعہ احمدیہ جنرل سیکرٹری پروفیسر ابراہیم صاحب ناصر سیکرٹری مال - راجہ نذیر احمد صاحب ظفر سیکرٹری اشاعت۔ جملہ خط و کتابت بنام سیکرٹری جنرل ہو

تحریک جدید کے اعلان کا اثر

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں خون دوڑنے لگتا اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے جنّت کو واجب کر دیا۔"

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا یہ ولولہ انگیز خطاب پڑھئے اور اپنا محاسبہ کیجئے کہ کیا آپ کو بھی اس میں حصہ لینے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے دی ہے؟

حضور نے نئے سال کا اعلان یکم نومبر ۱۹۵۹ء سے فرما دیا ہوا ہے اور وعدوں کے خطوط پروانوں کی طرح مرکز کی شمع پر گر رہے ہیں۔ حضور کا ارشاد دوبارہ پڑھئے! اور اپنا محاسبہ کیجئے!

(وکیل المال اول تحریک جدید)

گمشدہ کتابوں کی تلاش

میری مندرجہ ذیل کتابیں گم ہیں معلوم ہوتا ہے کہ میں کسی جگہ رکھ بیٹھا ہوں یا کسی دوست نے مطالعہ کے لئے لی ہیں پھر وہ بھی بھول گئے ہیں اور میں بھی بھول گیا ہوں۔ احباب توجہ سے کتابوں کی یہ جلدیں واپس فرما کر ممنون فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

(۱) الفتوحات المکیۃ کی دوسری جلد۔
(۲) سیرۃ حلبیہ کی جزء دوم۔
(۳) الزرقانی شرح المواھب اللدنیۃ کی پہلی، دوسری اور تیسری جلد۔
(۴) تذکرہ۔ مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایڈیشن اوّل۔
(۵) براہین احمدیہ حصہ پنجم۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی سابق ہیڈ کاتب الفضل کنری سندھ میں کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور ان کی صحت بہت کمزور ہو چکی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ چوہدری کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(عبدالرشید ساٹھوی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کے دادا جان مستری نظام الدین صاحب صحابی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگا چانگراں دو سال سے بیمار چلے آتے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ سے درخواست دعا ہے۔

نیز میری امی جان بھی ایک سال سے بیمار ہیں۔ ان کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

(نعمت اللہ ابن مستری عطاء اللہ گلشن منزل کلاکوٹ کراچی)

ولادت:۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کی درخواست دعا ہے۔

(محمد عمر بشیر احمد آف ڈھاکہ (چنیوٹ))

دعائے مغفرت میری بھتیجی صدیقہ راشدہ بنت شیخ محمد علی صاحب جمعرات و جمعہ کی درمیانی شب کو ہمیں داغ مفارقت دے گئی انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ کی عمر صرف ۲۲ سال تھی۔ پانچ سال سے مختلف امراض میں مبتلا تھیں۔ دوران بیماری میں صبر و شکر سے خدا تعالیٰ کی رضا پر شاکر رہیں۔ احمدیت کی شیدائی تھیں اور نماز روزہ کی پابند چنیوٹ میں وفات پائی۔ جنازہ نماز جمعہ سے قبل ربوہ پہنچایا گیا۔ بعد نماز جمعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ قریباً تین ہزار افراد نے نماز جنازہ پڑھی۔ مرحومہ کو مقبرہ بہشتی کے احاطہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ احمدی دوستوں اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اور مرحومہ کے پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(شیخ سبحان علی نمبردار چک ۶۲/۸۸-ب بھکر)

ربوہ میں سرگودھا سٹی کرکٹ کلب اور ربوہ کرکٹ کلب کا شاندار میچ

ربوہ کلب نے سات وکٹوں سے میچ جیت لیا

مورخہ ۴ دسمبر کو ربوہ کرکٹ کلب اور سرگودھا سٹی کرکٹ کلب کے مابین ٹی آئی ہائی سکول کی گراؤنڈ میں ایک دوستانہ میچ ہوا۔ جو ربوہ کرکٹ کلب نے سات وکٹوں سے جیت لیا۔

سرگودھا کلب ربوہ کلب کی دعوت پر یہاں آئی تھی۔ آج صبح لنچ کے وقفہ سے پہلے سرگودھا سٹی کلب ۱۱۸ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئی۔ سرگودھا کی طرف سے اصغر، مائیکل اور حنیف نے علی الترتیب ۳۹، ۴۰ اور ۱۰ (آؤٹ نہیں ہوئے) رنز بنا کر شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ ربوہ کلب کی طرف سے صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب اور مرزا سعید احمد صاحب نے علی الترتیب ۲۰ اور ۳۰ رنز پر ۶ اور ۴ وکٹیں حاصل کیں۔

ربوہ کرکٹ کلب نے لنچ کے وقفہ تک ۱۶ رن بنائے تھے اور اس کا کوئی کھلاڑی آؤٹ نہیں ہوا تھا۔ لنچ کے وقفہ کے بعد ربوہ کلب نے ۳ وکٹوں پر ۱۱۹ رنز بنا کر میچ جیت لیا۔ ربوہ کلب کی طرف سے صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب، نجیب الرحمن صاحب درد، خلیفہ صباح الدین احمد صاحب اور انیس صاحب نے علی الترتیب ۳۷، ۲۲، ۱۷ اور ۱۹ رنز بنا کر عمدہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ خلیفہ صباح الدین احمد صاحب اور مجیب الرحمن صاحب آؤٹ نہیں ہوئے۔ اور خلیفہ صباح الدین احمد صاحب نے دونوں ٹیموں میں زیادہ عرصہ کھیل کر مخالف ٹیم کی باؤلنگ کو ناکام بنایا۔ سرگودھا سٹی کلب کی طرف سے حنیف، مائیکل اور حفیظ علی الترتیب ۱۲، ۱۶ اور ۴۵ رنز دے کر تین وکٹیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ مجموعی طور پر صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کی باؤلنگ کامیاب ترین رہی۔

مجلس علمی جامعہ احمدیہ کا انعامی مقابلہ

مورخہ ۳/۱۲/۵۹ مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کی زیر صدارت معیار سوم کا انعامی تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ منصف حضرات کے فیصلہ کے مطابق محی الدین صاحب انڈونیشین اوّل اور مرزا محمد اکرم صاحب جہلمی دوم قرار پائے۔ اس مقابلہ میں دو غیر ملکی طلبہ نے بھی حصہ لیا اور انڈونیشین طالبعلم نے اول پوزیشن حاصل کی۔ دوسرے غیر ملکی طالب علم یوسف عثمان صاحب افریقن نے بھی اچھی تقریر کی اور سپیشل انعام حاصل کیا۔

(جمیل الرحمن رفیق)

اطلاع

رسالہ الفرقان کی تاریخ اشاعت ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ مقرر ہے۔ ماہ دسمبر کا رسالہ ۱۰ تاریخ کو شائع ہوگا۔ انشاء اللہ

(مینجر الفرقان۔ ربوہ)

ضروری اعلان

بعض احباب دوسرے شہروں سے اپنے طور پر الفضل کو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر پوسٹ کر دیتے ہیں جو کہ چھ پیسے کا بیرنگ ہو کر دفتر الفضل میں واپس آ جاتا ہے۔ اس طرح دفتر کا بلاوجہ نقصان ہو جاتا ہے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ باہر سے جو بھی دوست اپنے طور پر کسی کو الفضل بھجوائیں وہ اس پر ایک پیسے کی بجائے ایک آنہ کا ٹکٹ لگایا کریں۔

(مینجر الفضل)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں!

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنی مجالس کے خدام کی فہرستیں معہ ضروری کوائف (فارم رکنیت کے کوائف کے مطابق) مرکز کو جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ یہ بھی تصریح فرمائیں کہ ان ان خدام کے فارم رکنیت پُر ہو چکے ہیں۔ جن خدام نے ابھی تک رکنیت فارم پُر نہیں کئے ان سے فوری طور پر رکنیت فارم پُر کروا کر مرکز میں ارسال کئے جائیں۔ تحصیل سے کوئی فارم پُر نہ کیا جائے۔ اگر مطبوعہ فارموں کی ضرورت ہو تو مرکز سے منگوالیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دورِ حاضر کی ایک اہم تالیف

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام اور مخلص خدام کے اصلاحی روحانی اور علمی کارناموں کا ایمان افروز مرقع

"تاریخ احمدیت"

گذشتہ سال ادارۃ المصنفین نے "تاریخ احمدیت" جلد اول کی بہترین پیشکش کی تھی۔ جسے جماعت احمدیہ کے علمی حلقوں نے بے حد پسند کیا تھا بلکہ خود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"احباب کو اس کا مطالعہ کر کے بکثرت فائدہ اٹھانا چاہیئے"

احباب جماعت یہ معلوم کر کے مسرت محسوس کریں گے کہ امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے "تاریخ احمدیت" کا دوسرا حصہ (جو حضور کے دعوائے ماموریت ۱۸۸۲ء سے اخبار الحکم کے اجراء ۱۸۹۷ء تک نہایت اہم دور پر مشتمل ہے منظرِ عام پر آرہا ہے۔ یہ حصہ پہلی جلد سے بھی زیادہ شاندار تحقیق اور علمی ریسرچ کا حامل ہے۔ ادارہ نے خاص اس جلد کے لئے رقم کثیر صرف کر کے متعدد تاریخی تصاویر کے بلاک بنوائے ہیں جو اس کی افادیت میں اضافہ اور ظاہری و معنوی زینت کا موجب ہیں۔ اس حصہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مفصل سوانح حیات کے علاوہ ضمناً حضور کے سینکڑوں جلیل القدر صحابہ کے نہایت مختصر مگر جامع حالات نہایت احسن پیرایہ میں درج ہیں۔ تحریک احمدیت کے علم کلام نے جس طرح افکارِ عالم میں انقلاب برپا کیا ہے اس پر بھی تاریخی نقطۂ نگاہ سے خاص روشنی ڈالی گئی ہے اور سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کے متعدد گوشے اس کے ذریعہ سے پہلی بار بے نقاب ہوئے ہیں۔ اس عظیم تالیف کی ترتیب تدوین میں اس امر کا خاص اہتمام کیا گیا ہے کہ شستہ روانی اور شگفتہ زبان میں مستند حالات کا اندراج ہو اور کوئی چھوٹا سا واقعہ بھی سند اور ماخذ کی نشان دہی کے بغیر نہ رہے۔ غرض کہ "تاریخ احمدیت" جلد دوم ہر اعتبار سے سلسلہ کے لٹریچر میں ایک قابل قدر اضافہ اور بے نظیر علمی شاہکار ہے سرورق دیدہ زیب۔ کتابت و طباعت معیاری۔ کاغذ نفیس، ضخامت ۵۰۰ صفحات جلسہ کے ایام میں ربوہ کے ہر کتاب فروش سے طلب فرمائیے۔

ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین خلافت لائبریری ربوہ

سٹیڈیم کے نزدیک گورنمنٹ کالج آف فزیکل ٹریننگ بنانے کی منظوری

جنرل رانا دو اڑھائی ہفتے تک عمارت کا سنگ بنیاد رکھیں گے

لاہور ۷ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے صوبائی دارالحکومت میں زیر تعمیر سٹیڈیم کے نزدیک گورنمنٹ کالج آف فزیکل ٹریننگ کی وسیع و عریض عمارت بنانے کے منصوبہ کی منظوری دے دی ہے۔

خیال ہے کہ صوبائی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا دو اڑھائی ہفتے میں اس عمارت کا سنگ بنیاد رکھیں گے کیونکہ اس منصوبہ کو انہی کی تحریک پر عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔

محکمہ تعمیرات عامہ۔ محکمہ تعلیم اور سٹیڈیم کمیٹی کے ماہرین کے تیار کردہ اس منصوبہ کی تکمیل تقریباً پانچ سال میں ہو گی۔ کل خرچ کا تخمینہ ساڑھے سترہ لاکھ روپے ہے۔ امید ہے کہ اس خرچ کا کچھ بوجھ مرکزی حکومت بھی برداشت کرے گی۔

بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت کالج آف فزیکل ٹریننگ کے لئے مخصوص کردہ ساڑھے تین لاکھ روپے موجود ہیں۔ یہ رقم چار لاکھ روپے کی اس رقم میں سے بچی ہوئی ہے۔ جو مرکزی حکومت نے اس کالج کی عمارت کی تعمیر کے لئے ۱۹۵۳ء میں دیہی سماجی ترقی کے فنڈ میں سے دی تھی۔ کالج کے ارباب اختیار نے اس میں سے ۴۶ ہزار روپے سے مختلف قسم کا سامان برآمد کیا ہے، اور تین لاکھ ۵۴ ہزار روپے کی رقم باقی ہے۔ اور اسی رقم سے ماہ رواں کے آخر میں کام شروع کیا جائے گا۔

اگر معاوضے کی کتاب کھو جائے؟

لاہور ۷ دسمبر: ایک سرکاری اعلان کے مطابق اگر کوئی دعویدار اپنی معاوضے یا بحالیات کی کتاب کھو بیٹھے تو اسے معاوضہ کتاب کی مثنیٰ کتاب جاری کر دی جائیگی اس مقصد کے لئے متعلقہ شخص کو ڈپٹی سیٹلمنٹ کمشنر اکاؤنٹس اینڈ ریکارڈز آفس ۱۱ ایجرٹن روڈ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

کراچی میں صدر آئزن ہاور کا فقید المثال استقبال

فضائی اڈہ سے ایوان صدر تک دس میل راستہ میں لاکھوں کا ہجوم

کراچی ۸ دسمبر۔ صدر آئزن ہاور کل پاکستان پہنچے تو کراچی کے لاکھوں عوام نے اپنے معزز مہمان کا فقید المثال استقبال کیا۔ فضائی اڈہ سے ایوان صدر تک دس میل لمبے راستہ میں تقریباً دس لاکھ اشخاص دو رویہ کھڑے تھے۔ انہوں نے صدر آئزن ہاور پر پھولوں کی بارش کی اور پر جوش نعرے لگائے۔

کراچی کے معمر لوگوں نے بتایا ہے کہ اس شہر کی تاریخ میں اس سے پہلے کسی غیر ملکی رہنما کا اتنا زبردست استقبال کبھی نہیں ہوا تھا۔ صدر امریکہ کے ساتھ جو اخباری نمائندے کراچی پہنچے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ کراچی میں صدر آئزن ہاور کا جس گرمجوشی سے استقبال ہوا ہے ویسا خیر مقدم صدر کے موجودہ دورے میں ابھی تک اور کہیں نہیں ہوا تھا۔ صدر امریکہ کے پریس سیکرٹری مسٹر جیمس ہیگرٹی نے بتایا ہے کہ صدر اہل کراچی کے اس شاندار خیر مقدم سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔

کل صدر ایوب اور صدر آئزن ہاور میں بات چیت شروع ہو گئی۔ بند کمرے میں دونوں رہنماؤں کی یہ پہلی ملاقات پچیس منٹ جاری رہی۔

صدر امریکہ کا طیارہ مقررہ وقت پر یعنی پورے ساڑھے تین بجے ماری پور کے ہوائی اڈے پر اترا جونہی صدر امریکہ نے پاکستان کی سرزمین پر قدم رکھا انہیں اکیس توپوں کی سلامی دی گئی۔

مسٹر آئزن ہاور کا جٹ طیارہ ابھی ساحل پاکستان سے پچاس میل دور تھا کہ پاکستانی فضائیہ کے بارہ سیبر جیٹ لڑاکا طیارے استقبال کے لئے پہنچ گئے تھے اور وہ اسے اپنے ہمراہ ماری پور لائے تھے۔ جب صدر آئزن ہاور طیارے سے باہر آئے تو ان طیاروں نے جھک کر سلامی دی۔ مسٹر ولیم رونٹری سفیر امریکہ طیارے پر چڑھے اور وہ مسٹر آئزن ہاور کو اپنے ہمراہ نیچے لائے اس وقت صدر امریکہ اپنے مخصوص انداز میں مسکرا رہے تھے۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے آگے بڑھ کر انہیں خوش آمدید کہی اور ان سے مصافحہ کیا۔ جب دونوں صدر گرمجوشی سے ہاتھ ملا رہے تھے تو ہوائی اڈے پر جمع شدہ لوگ تالیاں بجا کر صدر امریکہ کی پذیرائی کر رہے تھے۔ صدر آئزن ہاور نے صدر پاکستان سے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ صدر پاکستان نے لیفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ کا تعارف کرایا جو میزبان وزیر کی حیثیت سے صدر امریکہ کے دورہ پاکستان میں ان کے ساتھ رہیں گے۔

صدر پاکستان نے مسز رونٹری (سفیر امریکہ متعین پاکستان کی اہلیہ) مس رونٹری نیز افسر تشریفات اور اپنے ذاتی عملہ کا بھی تعارف کرایا۔

ربوہ کے جملہ عہدیداران اور خدام توجہ فرمائیں

ربوہ میں ۱۰ دسمبر سے ہفتہ صفائی منایا جا رہا ہے۔ لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ اس کو کامیاب بنانے میں ہر ممکن طریق سے ہاتھ بٹائیں۔ تاکہ جہاں جلسہ کے ایام میں باہر سے آنے والے مہمان ربوہ کے محلہ جات اور راستوں کو صاف ستھرا اور ہموار پاکر خوش ہوں وہاں چلنے پھرنے میں بھی ان کو سہولت رہے۔

(مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مبلغین اسلام کی روانگی

ربوہ ۸ دسمبر:- مکرم محمد صدیق صاحب گورداسپوری اور مکرم عبد اللطیف صاحب پریمی تبلیغ اسلام کی غرض سے علی الترتیب سیرالیون اور غانا تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز بدھ صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت ریلوے اسٹیشن پہنچ کر اپنے مجاہد بھائیوں کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کریں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کی بچی امۃ الکریم عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خواجہ عبد الرحمن ضیافہ دار السلام پریس ربوہ)